مولای صلِ وسلم دائماً ابداً　　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف ؒ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین ولجاب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشاں است

کیسٹ نمبر ۸ سائڈ اے ۔ ۱۹ - ۳ - ۸۲ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وّ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وَ سَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَ تَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ وَجْھُہٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ ھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ذلّت سے بچنے، اپنے اہل و عیال کی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی خاطر جائز وسائل و ذرائع سے دنیا (کے مال و اسباب) کو حاصل کرتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند (روشن اور منور) ہوگا۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۴۳

اور جو شخص مال و دولت میں اضافہ کرنے، فخر کرنے اور نام و نمود کے لیے جائز وسائل و ذرائع سے بھی) دنیا (کے مال و اسباب) کو حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی دنیا کی طلب کرتا ہے۔ روپیہ پیسہ چاہتا ہے، مگر حلال۔ رزقِ حلال کی طلب کرتا ہے اِسْتِعْفَافاً عَنِ الْمَسْئَلَةِ روپیہ طلب کرنے کا مقصد اس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ سوال نہ کرے کسی کے آگے، سوال سے بچا رہے، خود اپنے زورِ بازو سے، اپنی محنت سے، اپنی سوچ سے کمائی کرے جو حلال ہو۔ مقصد یہ ہو اس کا کہ میں کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤں وَ سَعْياً عَلٰى اَهْلِهٖ اپنے گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی کوشش کرتا ہے کہ میں ان کے حقوق ادا کر سکوں، بچوں کی پرورش ہے، تربیت ہے یہ کام انجام دے سکوں۔
وَ تَعَطُّفاً عَلٰى جَارِهٖ اور اپنے پڑوسی پر مہربانی سے احسان کر سکوں کوئی بھلائی کر سکوں وَ تَعَطُّفاً عَلٰى جَارِهٖ۔ پڑوسی بھی آ گیا یعنی اپنے پاس ہو، اپنے بچوں کے لیے ہو اور اپنے پڑوسی کے لیے بھی میں کچھ کروں، پڑوسیوں کی بھی خدمت کروں۔ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تو قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جب آئے گا تو اس کا چہرہ روشن ہو گا جیسے چاند روشن ہوتا ہے۔

اب یہ ہے ایک صورت کہ انسان رزقِ حلال طلب کر رہا ہے۔ نیت یہ ہے کہ میں اس جگہ اور اُس جگہ خرچ کروں گا تو یہ ٹھیک ہو گا۔

ایک صورت یہ ہے کہ وہ حلال ہی چاہ رہا ہے۔ رزقِ حلال ہی طلب کر رہا ہے، تجارت کرتا ہے سب کچھ کرتا ہے جائز طرح کرتا ہے، مگر نیت اُس کی ٹھیک نہیں۔ بظاہر دونوں کا عمل ایک جیسا۔ ایک کی نیت یہ ہو گئی دوسرا اور کوئی ہے جس کی نیت یہ نہیں ہے اس کی نیت اور ہے۔ اُس کی نیت یہ ہے کہ ایک آدمی ہے اس کی ایک کوٹھی ہے میں دو بناؤں۔ اس کی کوٹھی بہت بڑی ہے میں اس سے بھی بڑی بناؤں۔ اس کی کوٹھی زیادہ مزین ہے میں اس سے بھی زیادہ مزین بناؤں۔ دماغ میں یہی ہے کہ میں دوسرے سے بڑھ جاؤں۔ تو اگرچہ ذریعہ حلال ہے لیکن چونکہ اس کا جہاں خرچ کرنے کا ارادہ ہے یا جو اس کی نیت ہے وہ اچھی نہیں اس میں غلطی آ رہی ہے تو گو طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالاً دنیا کی طلب ہے، حلال ہی چاہتا ہے، مگر مُكَاثِراً اس لیے کہ میرے پاس مال بہت ہو جائے۔ بہت بڑا مالدار شمار ہونے لگوں مُفَاخِراً پھر میں فخر کروں کہ میرے پاس اتنا ہے یا لوگ میرے بارے میں گمان کریں اور میں اکڑوں، فخر کروں مُرَائِياً مقصد اس کا ہو ریاکاری، دکھاوا لوگوں کو تو فرمایا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تو ٹھیک نہیں

ہے۔ اگرچہ مال جائز کما رہا ہے، مگر یہ معاملہ خراب آگیا۔ اس کے کمانے کے بعد جو نیتیں ہیں اس کمائی سے جو وہ چاہتا ہے کرنا وہ ٹھیک نہیں ہے تو لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ وہ معاذ اللہ جب خدا کے سامنے پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے قیامت کے دن العیاذ باللہ۔

تو ایسی چیز ہے کہ انسان اپنے آپ نہیں سمجھ سکتا ہے جب تک شریعت نہ بتلائے۔ جب تک جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہدایات نہ ملیں انسان کو، تو بظاہر یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اپنی محنت کر رہا ہوں۔ بظاہر یہ ہے کہ یہ بھی ٹھیک ہوگا۔

اچھا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جو ٹھیک کیا ہے معاملہ وہ اندر کا کہ دل ٹھیک ہو تمہارا کسی طرح کہ تم کما تو رہے ہو محنت بھی کر رہے ہو، حلال بھی کر لے، سارے ضابطے کی پابندیاں ہوگئیں ہوں، کوئی ناجائز پیسہ بظاہر نہیں ہے اس کے پاس لیکن وہ اندر کا معاملہ ابھی ٹھیک نہیں، تو آپ نے فرمایا کہ وہ ٹھیک کرو۔ نیت تمہاری یہ ہونی چاہیے کہ میں فلاں نیک کام کروں گا، فلاں نیک کام کرونگا تو وہ ٹھیک اور اگر نیت تمہاری یہ ہوگئی کہ بس فخر، اکڑ، تکبّر، بڑائی اور ریاکاری اور مال کا زیادہ سے زیادہ بڑھالینا تو بس وہ نیت کی خرابی کی وجہ سے وہ سارا کام خراب ہو جائے گا۔ خدا کی نظر میں اس کی کوئی قیمت نہیں رہی۔ قیامت کے لیے وہ کام آنے والی چیز نہ رہی۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں تمام باتیں تبلائیں، سکھلائیں، سمجھائیں اور ان میں ظاہر تو ہے ہی، ——— ٹھیک کرنا ضروری، اندر کو بھی ٹھیک کیا ہے، باطن کو بھی ٹھیک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا سے نوازے اور فضل سے نوازے۔